Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۴ھ ۲۵ احسان ۱۳۵۳ھش ۲۵ جون ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے۔ حضور کی عمر کو دراز سے دراز تر فرمائے اور رُوئے زمین پر غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضور کے مقاصدِ عالیہ کو اپنی معجزانہ قدرت اور غیر معمولی تائید و نصرت سے جلد تر پورا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

مظلوم کی فریاد

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اُس وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا سکتا مگر بہرحال جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو خدا اس کے پاس دوڑتے ہوئے آجاتا ہے اور اُس کی ہر تکلیف اور مصیبت کو دُور کر دیتا ہے۔ دُنیا میں تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ لوگ اگر دوسروں کے خلاف فریاد کرنا بھی چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ افسر اُن سے کہتے ہیں کہ اگر تم نے ہمارے خلاف شکایت کی تو ہم تمہاری زبان گدّی سے کھینچ لیں گے وہ ڈرتا ہے کہ اگر مَیں نے فریاد کی تو بعد میں وہی افسر مجھے اَور رنگ میں مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گے مگر یہاں یہ حالت ہوتی ہے کہ رات کی تاریکی سایہ ڈالے ہوئے ہوتی ہے اور مصیبت زدہ بندہ اپنے لحاف میں پڑا آہیں بھر رہا ہوتا ہے اور دُنیا کا کوئی فرد نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے یا کیا کہہ رہا ہے۔ کوئی افسر اُسے دھمکا نہیں سکتا۔ کوئی افسر اُسے فریاد کرنے سے روک نہیں سکتا۔ وہ لحاف میں لیٹے لیٹے خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنی آواز بلند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا! فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے تو میری طرف سے آپ اس کا بدلہ لے۔ ظالم نہیں جانتا کہ اس کے خلاف بادشاہ تک شکایت پہنچ چکی ہے، وہ نہ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ اُس کے دل میں کوئی خیال گزرتا ہے، مگر مظلوم کی فریاد خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتی ہے۔"

(تفسیر کبیر زیر آیت ۶۳ سورۃ النمل صفحہ ۱۰۹)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد رسول اللہ کے نہیں ہے

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے

(۱) "ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح صفحہ ۸۶، صفحہ ۸۷)

(۲) "ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہلسنّت کے قائل ہیں۔" (کتاب البریّہ حاشیہ صفحہ ۸۳)

(۳) "ہم اپنی پُوری تحقیق کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المعصومین اور اُن پاکوں کا سردار سمجھتے ہیں جو عورت کے پیٹ سے نکلے اور اُس کو خاتم الانبیاء جانتے ہیں کیونکہ اُس پر تمام نبوّتیں، اور تمام پاکیزگیاں اور تمام کمالات ختم ہو گئے۔" (آریہ دھرم صفحہ ۸۱، صفحہ ۸۲)

(۴) "ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی رسُول بجز محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اِسلام کے نہیں ہے اور ہم اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکُتب ہے۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء صفحہ ۶)

(۵) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء علیہم السّلام سے افضل اور بہتر تھے یہاں تک کہ آپؐ پر سلسلۂ نبوّت اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا یعنی تمام کمالاتِ نبوّت آپؐ پر طبعی طور پر ختم ہو گئے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

(۶) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۸۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ ماہ احسان ۱۳۵۳ ہش

کذب بیانی اور اس کی ہلاکت آفرینی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو ۲ چیزوں سے بطور خاص بچنے اور مجتنب رہنے کا حکم دیا ہے۔ ان میں سے ایک اللہ کا کسی دوسرے کو شریک ٹھہرا کر اس کی عبادت کرنا ہے اور دوسرا جھوٹ کو کامیابی کا ذریعہ سمجھ کر اسے اختیار کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۙ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ (الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور اسی طرح اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو اور تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے شرک اور قول الزور کا اس لئے ایک ساتھ ذکر کیا ہے کہ فی الاصل جھوٹ بھی ایک نوع کا شرک ہی ہوتا ہے وہ اس لئے کہ جھوٹ بولنے والا جھوٹ کو اسی لئے اختیار کرتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ جھوٹ کو کارساز سمجھتا ہے۔ اگر فی الحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کو کارساز سمجھتا تو وہ اس کی فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے سچ کو کسی حال میں بھی ترک نہ کرتا۔ اس کا خدا تعالیٰ کی نافرمانی اختیار کرتے ہوئے سچ کو ترک کر کے عمداً جھوٹ کو اختیار کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اللہ کو نہیں بلکہ جھوٹ کو کارساز سمجھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ وہ جھوٹ بول بول کر ہی بامراد ہوگا۔ پس جھوٹ بھی ایک قسم کا شرک ہی ہے اور اس کا انجام بھی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے شرک کا بیان کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحج کی مذکورہ بالا آیت میں ہی مزید فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ (الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کا شریک کسی کو بناتا ہے وہ آسمان سے گر جاتا ہے اور پرندے اس کو اچک کر لے جاتے ہیں اور ہوا اس کو کسی دوسری جگہ پر پھینک دیتی ہے۔

یہ انجام بتا رہا ہے کہ مشرک جو بتوں کے آگے سجدہ کرتا اور اس کی پرستش کرتا ہے وہ اپنے آپ کو شرف انسانی کے مقام سے گرا لیتا ہے اور وہ بے راہ ہو کر گمراہی و ضلالت کے اندھیروں میں بھٹکتا رہتا ہے اور اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ اب چونکہ جھوٹ بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے اور بایں وجہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے ساتھ ہی اس کا ذکر کیا ہے اس لئے عمداً جھوٹ بولنے اور جھوٹ کی اشاعت کرنے والا بھی اپنے آپ کو شرف انسانی کے مقام سے گرا لیتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ ایک بدی کے بعد دوسری بدی میں مبتلا ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر جہنم کا ایندھن بنے بغیر نہیں رہتا، اسی لئے جھوٹ یا کذب بیانی کے عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا (بخاری کتاب الادب ص ۹/۲)

ترجمہ: سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جھوٹ اور کذب بیانی کی مضرت اور ہلاکت آفرینی اظہر من الشمس ہے۔ اگر دیکھا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ہی کی نہایت لطیف تشریح و تفسیر ہے۔

ہر چند کہ جھوٹ کی مضرت اور ہلاکت آفرینی اتنی ہولناک اور عبرتناک ہے کہ اس کے تصور سے ہی ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ انتہائی تلخ اور ناگوار حقیقت ہے کہ آج خود مسلمان کہلانے والوں یعنی قرآنی شریعت کا جوا اپنی گردن پر رکھنے کے دعویداروں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ظاہری طور پر سر آنکھوں پر جگہ دینے والوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جسے نہ صرف یہ کہ جھوٹ بولنے میں کوئی عار نہیں ہے بلکہ اس نے جھوٹ کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا ہے۔

اس سے بھی تلخ تر اور غایت درجہ افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض قومی اخبارات جن پر اصلاح معاشرہ کی نہایت اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے خود اس برائی میں اس طرح ملوث نظر آتے ہیں گویا سر سے پاؤں تک وہ اس میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ لے دے کے ان کا کام ہی یہ نظر آتا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف نئے سے نئے جھوٹ گھڑ گھڑ کر انہیں شائع کئے جائیں۔ چنانچہ آجکل اس قسم کے افتراء بڑی کثرت سے شائع کئے جا رہے ہیں اور مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کثرت سے جھوٹی باتوں کی اشاعت کرو کہ ان سب کی تردید کرنا ہی مشکل ہو جائے اور اس طرح عوام کی غلط فہمیوں میں اضافہ ہوتا اور منافرت کا جذبہ بڑھتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور وہ اپنی اس خطرناک روش سے باز آئیں جو قومی اتحاد کے حق میں زہر ہلاہل سے کم نہیں ہے۔

نقشِ فریادی

(۱)

ترے فرمان کی پابند ہر شئے
تری ارض و سما پر حکمرانی
مہ و انجم میں تیری پادشاہی
ترے خادم زمینی، آسمانی

(۲)

بچا سکتی ہے طوفانِ بلا سے
تری نصرت، کریمی، پاسبانی
ترے دستِ قوی کی منتظر ہے
محیطِ ابتلا میں زندگانی!!

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے ملک غانا میں "سویڈرو" کے مقام پر

مجلس نصرت جہاں کی طرف سے تعمیر کردہ عظیم الشان ہسپتال کا افتتاح

مرسلہ مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ

احباب جماعت کے لئے یہ خبر بے حد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت مغربی افریقہ کے ملک غانا میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر شدہ دوسرے جدید ہسپتال کا افتتاح مورخہ ۴ رمئی ۱۹۷۴ء کو عمل میں آیا ہے۔

اس سے قبل مورخہ ۹ رمارچ ۱۹۷۴ء اور غانا میں اسکورے کے مقام پر ایک عظیم الشان ہسپتال کا افتتاح ہوا تھا جس کے دو ماہ سے بھی کم عرصہ کے بعد مورخہ ۴ رمئی ۱۹۷۴ء کو غانا ہی کے ایک دوسرے شہر سویڈرو کے مقام پر احمدیہ ہسپتال کی نو تعمیر شدہ عالی شان عمارت کی رسم افتتاح سنٹرل ریجن کے کمشنر کمانڈر جے ۔کے۔ آمے ڈوے نے ادا کی ہے۔

چھ لاکھ روپے کے مصارف سے تعمیر کئے جانے والے اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب میں بیرونی ممالک کے سفارتی نمائندوں سرکاری حکام پیرامؤنٹ چیفس اور دو صد کی تعداد میں دیگر معزز مہمانوں کے علاوہ احباب جماعت اور مقامی شہری دو ہزار کی تعداد میں اس موقع پر حاضر ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر غانا نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔ جس کے بعد اگونا سٹیٹ کے پیرامؤنٹ چیف Nana Nyarko Eko نے فینٹی زبان میں تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور طبی خدمات کی تعریف کی اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اس کے ساتھ ہی میڈیکل افیسر مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی طبی مہارت اور مریضوں سے مشفقانہ سلوک کی تعریف کی اور اپیل کی کہ ان کے عرصۂ قیام میں توسیع کی جائے آخر میں انہوں نے اپنی سٹیٹ میں سیکنڈری سکول کھولنے کی درخواست کی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے مختصر تقریر میں بتایا کہ جماعتی خدمات محض جذبۂ خدمتِ خلق کے تحت کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے علاج معالجہ کے لئے محض برائے نام فیس لی جاتی ہے اور بیوگان اور مستحق غریب مریضوں کا علاج بالکل مفت کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد ریجنل کمشنر صاحب نے تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کی ان مساعی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا جو کہ وہ غانا کے عوام کی تعلیمی، طبی اور اخلاقی ترقی اور بہبود کے ضمن میں سرانجام دے رہی ہے۔ جناب کمشنر صاحب موصوف نے فیتہ کاٹ کر رسمی طور پر ہسپتال کا افتتاح کیا۔

ہسپتال کی عمارت کی عمدگی کا اندازہ جناب کمشنر صاحب کے ان الفاظ سے ہوتا ہے جو کہ انہوں نے کار سے اترتے ہی عمارت پر پہلی نظر ڈالتے ہوئے بے ساختہ کہے۔

You have erected an Impering Byilding

"آپ نے تو ایک شاندار عمارت کھڑی کر دی ہے!"

یہ عمارت پچیس عدد بستروں کے ایک وارڈ، اپریشن بلاک آؤٹ ڈور بلاک باورچی خانہ اور ملازمین وغیرہ کے لئے ایک علیحدہ بلاک اور اسی طرح میڈیکل آفیسر کی رہائش گاہ پر مشتمل ہے۔

افتتاح کی تقریب کی خبر ملک کے مشہور اخبارات "Daily Graphic" کی اشاعت مورخہ ۷ رمئی اور Ghanaian Times کی اشاعت مورخہ ۱۳ رمئی میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئیں۔

افتتاح کی اسی تقریب کے موقع پر مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر غانا نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کی غانا میں مساعی کو مختصراً پیش کیا اور اسی طرح ریجنل کمشنر جناب کمانڈر جے کے آمے ڈوے نے نہایت شاندار الفاظ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اس تقریر کا پورا متن افادۂ احباب کے لئے ذیل میں پیش ہے۔

خطاب جناب کمانڈر جے کے آمے ڈوے ریجنل کمشنر

صاحبِ صدر، عزت مآب اکابرین کرام، خواتین و حضرات۔

مَیں آج اس احمدیہ ہسپتال کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہونے پر بے حد خوش ہوں۔ مَیں نہایت خلوص دل کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے افتتاح کرنے کا اعزاز بخشا۔

مَیں گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ غانا کی دور اندیشی عزم و ہمت اور کامیابی پر جو اس ہسپتال کی تعمیر سے ظاہر ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب صدر! عزت مآب اکابرین کرام، خواتین و حضرات!

جب سے موجودہ حکومت نے کاروبار سلطنت کی باگ ڈور سنبھالی ہے۔ اس نے بیماری اور خرابیٔ صحت کے تمام ماخذوں کو ختم کرنے کا عہد کیا ہے اور خاص طور پر دیہاتی علاقوں میں صحتِ عامہ کی طرف خصوصی توجہ مرکوز کی ہے۔ چنانچہ ہماری مسلسل یہ کوشش ہے کہ طبی خدمات کو ریجنل مرکزوں سے دیہاتی علاقے تک وسیع کیا جائے، موجودہ ہسپتالوں کی حالت بہتر بنائی جائے اور مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے زیادہ سہولتیں مہیا کی جائیں۔

وسطی ریجن کے لوگوں کو ان کے اپنے علاقے میں طبی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے گذشتہ چوبیس ۲۴ ماہ میں اب تک چھ "مراکز صحت" اور ایک طبی سنٹر قائم کیا جا چکا ہے کومنتی کے "مرکز صحت" کا، جو حال ہی میں مکمل ہوا تھا، آج سے ٹھیک ایک ماہ قبل میرے ذریعہ افتتاح ہوا اور اب وہ کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں مزید چھ "مراکز صحت" زیر تعمیر ہیں۔ اور اس سال کے آخر تک ان کا افتتاح کر دیا جائے گا۔

اس بات کی توقع ہے کہ اس ریجن میں آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں ایک نیا ہسپتال وینیا کے مقام پر، ایک "مرکز صحت" مونکس کے مقام پر اور سولہ "مراکز صحت" مختلف مقامات پر تعمیر کئے جائیں گے۔ تاکہ ابتدائی طبی سہولتیں ہر گاؤں کے لئے بیس میل کے دائرہ کے اندر اندر مہیا ہو جائیں۔

اکابرین عظام اور خواتین و حضرات!!

موجودہ حکومت کو اس بات کا پورا طرح احساس ہے کہ وہ اپنے طبی پروگراموں میں سو فی صدی کامیابی صرف اسی صورت میں حاصل کر سکتی ہے۔ جب کہ دیگر ادارے مثلاً مذہبی تنظیمیں، مشن، تجارتی ادارے اور محب وطن شہری اس مہم میں بھرپور تعاون کے ساتھ امداد مہیا کریں۔ ان حقائق کی روشنی میں حکومت غانا جماعت احمدیہ کے اس کردار پر نہایت خوش ہے جو یہ ملک کی تعلیمی اور طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ادا کر رہی ہے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اس موقع پر جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک بھر میں جابجا پھیلے ہوئے احمدیہ سکول اور ہسپتال اس بات پر شاہد ناطق ہیں کہ یہ جماعت ہمارے اس پیارے ملک کی تعمیر نو میں کس قدر حصہ لے رہی ہے۔

اگوناسویڈرو کا یہ ہسپتال جس کے باضابطہ افتتاح کے لئے آج ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں اس ملک میں جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور پیش قدمیوں میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

یہ ہسپتال ۱۹۷۰ء میں کرایہ کی ایک عمارت میں شروع کیا گیا تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ اپنے مضبوط عزم اور ارادہ کے طفیل اپنی عمارت تعمیر کرنے کے قابل ہوئی ہے اور سردست ہسپتال کی عمارت [illegible] حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک آپریشن تھیٹر بلاک، آوٹ ڈور بلاک ہے اور ایک علیحدہ بلاک برائے باورچی خانہ و لانڈری اور رہائش برائے میڈیکل آفیسر ہے۔ اسی پر بس نہیں مجھے معلوم ہوا ہے کہ نرسوں کے لئے کوارٹرز کی تعمیر کا منصوبہ ابھی باقی ہے۔

اکابرین عظام، خواتین حضرات!!

غانا اس وقت قومی تعمیر کے عظیم کام میں مصروف ہے جو اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ سوسائٹی کا ہر ہر فرد اس مقصد کے حصول میں مقدور بھر تعاون کرے ہم نے اپنے گذشتہ تجربہ سے یہی سبق سیکھا ہے کہ ہماری بقا کا راز صرف محنت شاقہ، قربانی اور جذبہ وقف اور سب سے بڑھ کر خود اعتمادی میں مضمر ہے۔ اس لئے یہ بات باعث مسرت و انبساط ہے کہ جماعت احمدیہ نے خود اپنی کوشش سے اس ہسپتال کی جدید عمارت کو تعمیر کیا ہے۔ ہم سب کے لئے یہ نہایت عمدہ قابل تقلید مثال ہے۔ ہمیں اس سے یہ سبق سیکھنا چاہیئے کہ ہماری ترقی اور کامیابی خود ہمارے اپنے ہاتھوں مقدر ہے۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ صحت مند لوگ ہی صحت مند قوم کی تعمیر کرتے ہیں اور ہمارا قومی تعمیر کا کام کبھی بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوگا۔ جب تک کہ ہمارے لوگوں کو طبی سہولتیں میسر نہ ہوں۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے حکومت نے یہ مصمم ارادہ کر رکھا ہے کہ اپنے محدود وسائل کے باوجود ہر علاقے کے لوگوں تک طبی سہولتیں پہنچائی جائیں۔

آج اس ہسپتال کے باضابطہ افتتاح کے موقع پر میں یہاں، اس عمارت میں کام کرنے والے میڈیکل سٹاف اور نرسوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنی خدمات ان سب لوگوں کے لئے وقف کریں جو یہاں شفا کی تلاش میں آئیں اور ہمدردی اور منکسر المزاجی کی اعلیٰ مثال قائم کریں تا کہ مریض جلد شفا پا جائیں۔

دوسری طرف میں ان تمام لوگوں سے جو یہاں بطور مریض علاج کے لئے آئیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ہسپتال کے عملہ کی ہدایات پر عمل کریں تاکہ ان کی بحالی صحت جلد ممکن ہو سکے۔

عوام کو میڈیکل سٹاف اور نرسوں سے تعاون کرنا چاہیئے تاکہ یہ خدمات کو احسن طریق سے بجا لا سکیں۔ غرض کہ ہمیں ہر دو اطراف سے تعاون کی ضرورت ہے علاج کرنے والوں کی طرف سے بھی اور مریضوں کی طرف سے بھی تاکہ ہم اپنے اس مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکیں کہ اس عمارت میں انسانی زندگی کو بچایا جا سکے۔

جناب امیر جماعت احمدیہ، عزت مآب اکابرین عظام!!

میں گذشتہ عرصہ سے جماعت احمدیہ کی ان سرگرمیوں کا گہری دلچسپی سے جائزہ لے رہا ہوں جو وہ ہمارے ملک غانا اور بالخصوص وسطی ریجن میں کر رہی ہے اور میں ہمیشہ سے ہی بہت متاثر ہوں کہ جماعت احمدیہ ملک کے بچوں اور عوام کے ذہنوں میں اخلاقی اقدار کو بیدار کرنے کا کام سرانجام دے رہی ہے میں آپ کو اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اس مشکل اور کٹھن کام کو، جیسا کہ یہ ہونا بھی چاہیئے، اس ملک میں نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام دیں گے۔

میرے لئے یہ دوسرا موقع ہے کہ میں آپ کے کسی بڑے اجتماع میں حاضر ہوا ہوں اور ہر موقع پر ہی آپ کے بے پناہ جذبہ عمل اور مقصد کے حصول کی خاطر آپ کی اجتماعی جدوجہد کو دیکھ کر میری روح متاثر ہوئی ہے میری نیک تمنائیں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ غانا میں آپ نے جس عظیم کام کو جاری کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس میں ضرور آپ کی مدد کرے گا۔

میرے دوستو! میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر آپ سب کو خیرباد کہتا ہوں کہ مجھے دوبارہ اشانٹی ریجن میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اشانٹی ریجن میں بھی آپ کی جماعت ہے اور میں انشاء اللہ ان کی سرگرمیوں میں دلچسپی لوں گا اور حتی المقدور آپ کے کام میں امداد اور تعاون کا ہاتھ بڑھاؤں گا۔

جناب صدر! عزت مآب اکابرین عظام! خواتین و حضرات!!

اب میں آپ کو بڑی خوشی محسوس کرتے ہوئے یہ دعوت دیتا ہوں کہ آیئے اگوناسویڈرو کے اس خوبصورت ہسپتال کا افتتاح کرنے کے لئے ٹیپ کاٹنے میں میرے ساتھ شریک ہوں۔

شکریہ!!

(باقی)

لندن میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

۲۶ مئی ۱۹۷۴ء بروز اتوار جماعت احمدیہ لندن نے "محمود ہال" میں "یوم خلافت" کے سلسلہ میں ایک جلسہ کا انتظام کیا۔ اس جلسہ کے سلسلہ میں جماعت کو بذریعہ سرکلر پہلے ہی اطلاع دی جا چکی تھی۔

جلسہ کی کارروائی ۴ بجے بعد دوپہر خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے آیات استخلاف کی تلاوت فرمائی اور ان آیات کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد خاکسار نے مختصراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے حالات سنائے اور خلافت اولیٰ کے قیام کی تفصیل پیش کی۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فضل عمر فاؤنڈیشن۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ۔ احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں تحریک۔ دعاؤں اور عبادات کی تحریک اور سائیکل اور گھوڑ سواری کی تحریکات پر مفصل روشنی ڈالی۔

عزیز منیر احمد خان رفیق نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالوہاب صاحب بن آدم نائب امام مسجد لندن نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

دوران جلسہ مکرم مظہر صدیقی صاحب اور مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام بھی سنایا۔

جلسہ کے اختتام پر خاکسار نے مسجد لندن کے سنڈے سرکل کے زیر اہتمام منعقدہ انعامی مضمون نویسی کے مقابلہ میں انعام حاصل کرنے والے مندرجہ ذیل دوستوں میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم منیر احمد صاحب (برکات دعا) مکرم فرید احمد صاحب (خلفائے راشدین) مکرم محمد اجمل غوری صاحب (ہستی باری تعالیٰ) مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ (شہد کے فوائد) مکرم رفیق احمد صاحب سفیر (برکات دعا)

یہ مضامین انشاء اللہ جلد مسلم ہیرلڈ میں شائع ہوں گے۔ جلسہ کا اختتام دعا پر ہوا۔

بشیر احمد رفیق
امام مسجد لندن

درخواست دعا

میری اہلیہ امۃ الرحمان طیبہ صاحبہ پچھلے دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل رہیں۔ گو بفضلہ تعالیٰ پہلے سے آرام ہے۔ لیکن ابھی تک مکمل صحت بحال نہیں ہوئی قارئین کرام کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محمد نواز مومن دفتر الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کے لئے دینی تعلیم کی ضرورت

(محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر ربوہ)

مسلمانوں کی موجودہ حالت اچھی نہیں ہے جس کی اصلاح کی از حد ضرورت ہے۔ اس مرض کا واحد علاج یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کو شروع سے ہی دینی تعلیم دی جائے۔ جس کا انتظام گھروں، محلہ کی مسجدوں اور سکولوں و کالجوں میں کیا جائے۔ دینی تعلیم کو دنیوی تعلیم کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت نہ دی جائے بلکہ اسے ایسی اہمیت دینی چاہیئے کہ اس سے دماغ کما حقہٗ متاثر (SATURATE) ہو جائیں۔ اس دجالیت کے دور میں جب کہ دنیا داری کا خیال غالب رہتا ہے لڑکیوں اور عورتوں کی بھرپور دینی تعلیم سے اغماض نہیں ہونا چاہیئے ورنہ آئندہ نسل صحیح معنوں میں دیندار نہیں بن سکتی اور نہ ہی زندگی کے مختلف شعبوں میں اہلیت حاصل کر سکتی ہے۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے تو یہ معنے ہیں کہ اگر ایک دنیوی سکول یا کالج ہو تو وہ دینی ہوں لیکن اوّل الذکر میں ایک دو دینی پیریڈ مقرر کر کے یہ سمجھ لینا کہ دینیات کی ضرورت پوری ہو گئی ہے صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ دینیات کو زندگی کا عملی جزو بنانے کے لئے ضروری ہے کہ ہر جگہ اس کی عملی ٹریننگ دی جائے۔ اسکے بغیر لوگوں کی حالت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص کسی کو ملنے کیلئے اسکے گھر وغیرہ پر جاتا ہے تو عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اس بارہ میں قرآنی تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے دروازہ پر زور زور سے دستکیں دیتے اور بعض اوقات ڈنڈے مارنے شروع کر دیتا ہے (خواہ کوئی اندر بیمار ہی ہو) حالانکہ حضرت المصلح الموعودؓ نے تفسیر کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ دستکیں دینا اسلامی تعلیم نہیں بلکہ ایجاد بندہ ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ محلہ کے بچوں اور بچیوں کی ایسی ٹریننگ دینے کی توفیق عطا فرمائی اور اب بھی حسب ضرورت میں اسے دہرا دیتا ہوں۔ دینیات کے ساتھ بچوں کو گھریلو سائنس کے مضامین بھی پڑھائے جائیں۔ ورنہ عملی حالت میں کمزوری رہ جائے گی۔

حبوب مفید اٹھرا
مکمل کورس ۲۴ روپے۔
فی شیشی ۶ روپے۔
اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس ۲۰ روپے
ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۲۴
گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

انکم ٹیکس
آدھے سے بھی کم کرنے کے لئے
ڈیفنس سیونگ سرٹیفیکیٹ خریدیئے

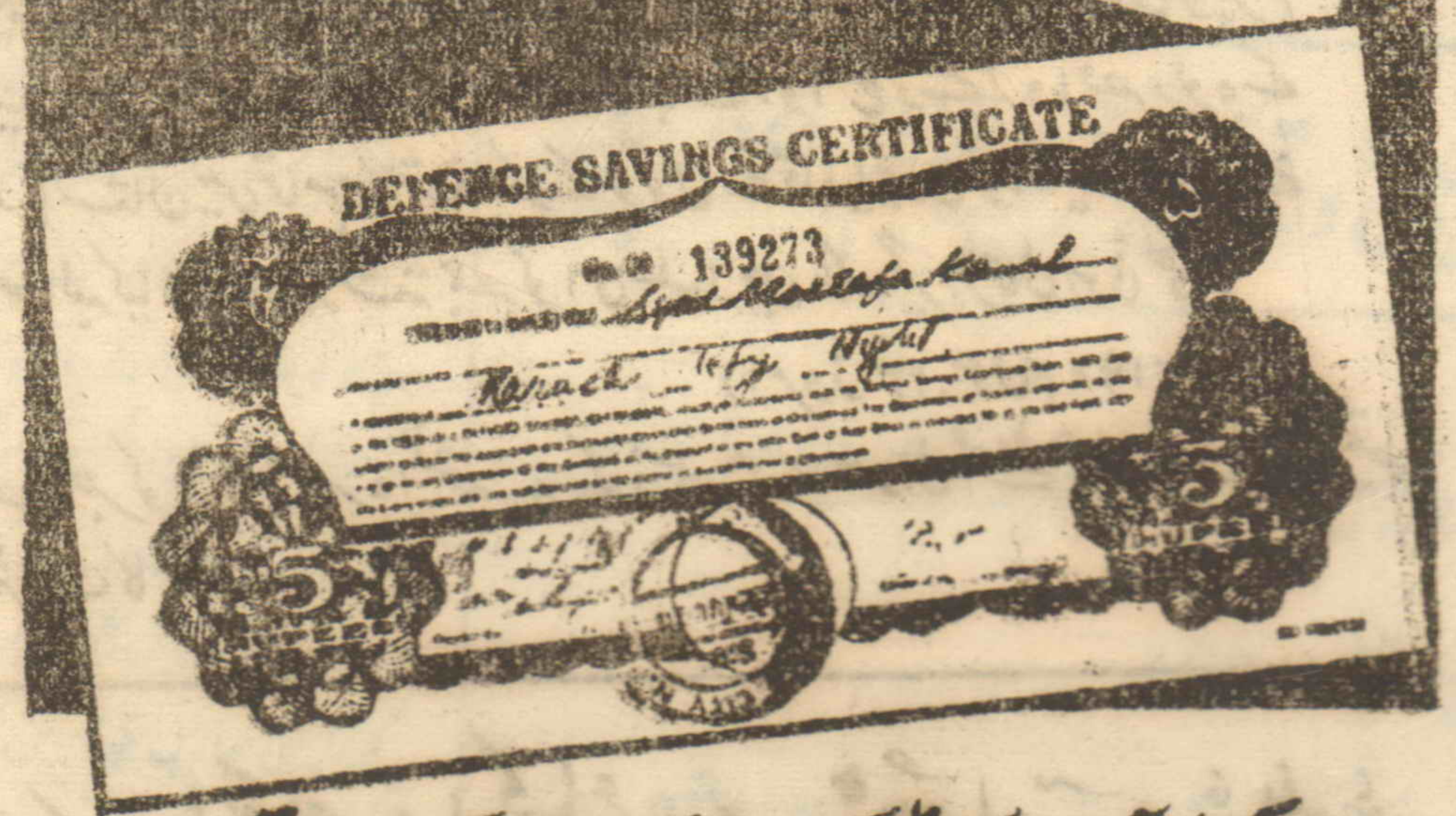

دیکھئے آپ کا ٹیکس کتنا کم ہو جاتا ہے

کل آمدنی	واجب الادا ٹیکس		آمدنی اور ٹیکس کا تناسب	
	خریدنے سے پہلے	خریدنے کے بعد	خریدنے سے پہلے	خریدنے کے بعد
روپیہ	روپیہ	روپیہ	فیصد	فیصد
۱۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	۳۲۵	۷/۳۳	۲/۱۷
۲۰,۰۰۰	۲,۰۵۰	۷۰۰	۱۰/۲۵	۳/۵۰
۲۵,۰۰۰	۳,۱۵۰	۱,۲۰۰	۱۲/۶۰	۴/۸۰
۳ ,۰۰۰	۴,۷۵۰	۲,۰۵۰	۱۵/۸۳	۶/۸۳
۳۵,۰۰۰	۶,۶۰۰	۳,۰۰۰	۱۸/۸۶	۸/۵۷
۴۰,۰۰۰	۸,۷۰۰	۴,۰۵۰	۲۱/۷۵	۱۰/۱۲
۴۵,۰۰۰	۱۱,۰۵۰	۵,۲۷۵	۲۴/۵۵	۱۱/۷۲
۵۰,۰۰۰	۱۳,۶۵۰	۶,۶۰۰	۲۶/۳۰	۱۳/۲۰
۶۰,۰۰۰	۱۹,۲۵۰	۹,۶۰۰	۳۲/۰۸	۱۶/۰۰

آپ کی لگائی ہوئی رقم اور ۳۰ فیصد بلا ٹیکس منافع کی حکومت ضامن ہے۔

NATIONAL SAVINGS

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

قومی بچت کے مرکز، بینک یا ڈاک خانے سے خریدیئے

RIO (R) PID

جدید فیشن کے مطابق
سادہ جڑاؤ سیٹ
سونے اور چاندی کے خوشنما سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۹۲۳

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھے نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۳۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
پاک ٹمبرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جہالت کا نتیجہ ہے یا شرارت کا؟

روزنامہ "امروز" لاہور اپنی ۲۳؍جون ۱۹۷۴ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے :-

"لاہور ۲۲؍جون۔ جماعتِ احمدیہ کے متعدد سرکردہ افراد ترکِ وطن کر کے ڈنمارک، نائیجیریا اور دوسرے افریقی ممالک میں چلے گئے ہیں۔ ترکِ وطن کا فیصلہ ربوہ کی مجلسِ مشاورت کے ان خصوصی اجلاسوں میں ہوا جو گذشتہ ہفتے کے دوران ربوہ میں ہوئے۔ مرزا ناصر احمد نے ان اجلاسوں کی صدارت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزا ناصر احمد کے ایک صاحبزادے مرزا طاہر احمد کو بیرونِ ملک احمدیہ جماعت کا صدر دفتر قائم کرنے کے لئے جگہ کے انتخاب کے لئے بھیجا گیا ہے۔

خیال ہے کہ جماعتِ احمدیہ قومی اسمبلی کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ سے قبل ہی اپنا ہیڈ کوارٹر ڈنمارک یا نائیجیریا میں منتقل کرلے گی۔ اس کے ساتھ ہی احمدیہ جماعت کے سرکردہ رہنماؤں نے جن میں سر ظفر اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں عالمی بنک پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی پچاس کروڑ ڈالر کی امداد کچھ عرصہ کے لئے معرضِ التوا میں ڈال دی جائے۔ احمدی فرقہ کے لیڈر اس سلسلہ میں مغربی ممالک میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ حکومتِ پاکستان کو احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ سے باز رکھا جائے۔ واضح رہے کہ واقعہ ربوہ کے بعد پاکستان میں تمام مکاتبِ فکر کے لوگوں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تھا اور گذشتہ جمعہ کو اس سلسلہ میں ملک گیر ہڑتال ہوئی تھی۔"

(امروز ۲۳؍جون ۱۹۷۴ء)

اِس خبر کو پڑھ کر ہر دانشمند کے ذہن میں یہ سوال اُٹھے گا کہ یہ جہالت کا نتیجہ ہے یا شرارت کا؟

پاکستان ہمارا وطن ہے ہم نے اس کیلئے مالی و جانی قربانیاں دی ہیں

ہم یہیں رہیں گے یہیں جئیں گے اور یہیں مریں گے

پاکستان ٹائمز لاہور کے ۲۲؍جون کے شمارہ میں ایک مضمون نگار عبدالمجید صاحب نے AHMADI ISSUE پر اظہارِ رائے کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ قومی اسمبلی اس نازک مسئلہ کے متعلق کسی حتمی فیصلہ پر پہنچنے سے پہلے اس کے تمام آئینی، قانونی پہلوؤں اور انصاف کے تقاضوں پر ضرور غور و فکر کرے گی کیونکہ یہ انیسویں صدی نہیں۔ آج کے زمانہ میں صرف ایک قانون پاس کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اپنے موقف کے حق میں عالمی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لئے تسلی بخش وضاحت بھی ضروری ہوتی ہے۔

مضمون نگار نے آخر میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر مجوّزہ قانون قومی اسمبلی میں پاس ہو گیا تو اس کے لازمی اثرات احمدیوں پر ہی نہیں پڑیں گے بلکہ بین الاقوامی شہری ہونے کی حیثیت میں ہم خود بھی اس سے متاثر ہوں گے۔ عین ممکن ہے کہ احمدیوں میں سے بعض جماعتِ احمدیہ سے لاتعلقی کا اعلان کر دیں گے (اور مضمون نگار کے خیال کے مطابق اس کی ابتداء بھی ہو چکی ہے) اور کچھ زیرِ زمین (UNDERGROUND) چلے جائیں گے اور کچھ پاکستان کو چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

جہاں تک زیرِ زمین جانے کا تعلق ہے عالمگیر سطح پر اسلام کی تبلیغ اور قرآن کریم کی اشاعت کرنے والی جماعت کی بقاء کے لئے یہ طریق کار نہ مفید ہے اور نہ اِس کا سوال ہی پیدا ہوتا ہے۔

البتہ اگر موجودہ حالات میں شاذ کے طور پر کسی احمدی کو مجبور کر کے اس سے زبردستی جماعتِ احمدیہ سے لاتعلقی کا اعلان کروایا جاتا ہے تو ہم ایسے معدودے چند احمدیوں کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں مجبور سمجھیں گے۔ ہم ایسے تمام احمدیوں کو احمدی ہی سمجھیں گے اور ہمیں پورا یقین ہے کہ اگر کسی احمدی کو اس طور پر مجبور کر کے اس سے احمدیت سے انکار کروایا جائے گا تو اس کا یہ انکار صرف زبان سے ہوگا دل سے نہیں۔

اور مضمون نگار کا یہ خیال کہ پاکستان کے احمدی اِس ملک سے ہجرت کرنا چاہیں گے ہرگز ہرگز صحیح نہیں۔ پاکستان ہمارا وطن ہے اور ہم نے بڑی قربانیوں کے بعد یہ وطن حاصل کیا ہے۔ اِس وطن — پاکستان — کے قیام، استحکام اور اس کے دفاع کے لئے احمدیوں نے — انفرادی اور اجتماعی طور پر — جو عظیم جانی اور مالی قربانیاں دی ہیں انہیں تاریخ کے صفحات سے مٹایا نہیں جا سکتا — اور ہم یہ قربانیاں وطنِ عزیز کے لئے جس طرح پہلے دیتے رہے ہیں آئندہ بھی جب ضرورت پڑی یقیناً دیں گے — اور یہ ہمارا فرض ہے ہم ان قربانیوں کا کوئی صلہ نہیں مانگتے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم سب سے بڑے محبِّ وطن ہیں اِسی لئے ہم نے اِن فسادات میں نہایت خاموشی کے ساتھ اپنی جانیں بھی دیں اور جائدادوں اور املاک کی تباہی کی شکل میں کروڑوں روپے کا نقصان بھی برداشت کیا ہے کوئی غیر محبِّ وطن ہوتا تو اس کا ردِ عمل کچھ اور ہوتا۔

پس ہمارا اپنے وطنِ عزیز — پاکستان — سے باہر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم یہیں رہیں گے، یہیں جئیں گے اور یہیں مریں گے۔

آج بعض مفاد پرستوں نے ملکی سالمیت کے تقاضوں کو پسِ پُشت ڈال کر ہمارے خلاف ایک طبقے میں جنون کی کیفیت وارد کر دی ہے۔ یہ صورتِ حال ہمیشہ کے لئے قائم نہیں رہ سکتی۔ حالات معمول پر آئیں گے اور جلد آئیں گے اور پھر پاکستان کے عوام جب ٹھنڈے دل سے حالات کا جائزہ لیں گے تب ان کو پتہ چلے گا کہ محبِّ وطن کون ہے اور وطن دشمن کون!

دُعائے مغفرت

میری والدہ سلطان بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری مہرالدین صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۸؍جون ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں مگر موجودہ حالات کے پیشِ نظر جنازہ ربوہ نہیں لایا جا سکا۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

(چوہدری محمد الدین مجاہد ٹوبہ ٹیک سنگھ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد

"مَیں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امراءِ اضلاع کو اِس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کا سیکھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قُربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اِس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس مَیں آپ کو ایک دفعہ پھر آگاہ کرتا ہوں اور متنبّہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷؍جولائی ۱۹۶۶ء)

احبابِ جماعت حضور کے اِس ارشاد کی پوری پوری تعمیل فرمائیں اِسی سے جماعتی روحانی زندگی وابستہ ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴